بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

105: سورۃ الفیل کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی تفسیر ہم بیان کر رہے ہیں اور آج کی نشست میں سورۃ الفیل کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ۝١ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۝٢ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۝٣ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۝٥﴾ (الفيل: 1-5)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے ربّ نے کیا سلوک کیا ہاتھی والوں کے ساتھ؟)۔

﴿اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ﴾ (کیا اُس نے اُن کا داؤ نہیں کر دیا گمراہی میں (یعنی بے کار کر دیا))۔

﴿وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ﴾ (اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے)۔

﴿تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ﴾ (وہ ان پر کنکریاں پھینکتے تھے سنگ گل کی)۔

﴿فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ﴾ (پس اُن کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا)۔

عظیم سورۃ ہے چھوٹی سی سورۃ ہے اکثر ہم تلاوت کرتے ہیں اپنی نماز میں، عظیم پیغام ہے اس عظیم سورۃ کے۔

اور اصحاب الفیل کا قصہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کئی مرتبہ کہ ابرہہ جو گورنر تھا نجاشی کی طرف سے یمن پر اس نے نجاشی کو خوش کرنے کے لیے ایک بڑا گھر بنایا گھر کی تعمیر کی، ایک چرچ بنایا بہت بڑا اتنا بڑا تھا کہ جب لوگ سَر اٹھاتے اس کی بلندیوں کو دیکھنے کے لیے تو اُن کے سَر پر جو پگڑی یا ٹوپی تھی وہ گر جاتی تھی۔ اسے قلیس کے نام سے بیان کیا گیا کہ یہ جو چرچ ہے اس کا نام قلیس ہے (کیونکہ قلنسوۃ جو تھی ٹوپی جو سَر سے گر جاتی تھی بہت بڑی عمارت بنائی تھی)۔

اور وجہ یہ مفسرین بتاتے ہیں کہ اس قصے کا تعلق کسی اور قصے سے بھی ہے کوئی جانتا ہے کون سا قصہ ہے؟

سورۃ البروج میں اُس ظالم بادشاہ نے جب اہل ایمان کو (اور وہ کر سچن تھے اہل ایمان جو تھے) جو حق پر تھے صحیح متبعین تھے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے، صحیح اتباع کرنے والے تھے شرک کفر کرنے یا بدعات کرنے والے نہیں تھے، جب اصحاب اُخدود کے قصے میں اُخدود اور گڑھے کھودے گئے اور اس میں آگ لگادی گئی اور ان کو زندہ جلادیا گیا تو اس ظالم بادشاہ کے خاتمے کے لیے جب نجاشی کو خبر ملی تو اپنے دو بڑے جو سپہ سالار تھے اُن دونوں کو بھیجا یمن کی طرف کیونکہ قصہ یمن کا تھا تو نجاشی نے ان دونوں کو بھیجا اور اس ظالم بادشاہ کا خاتمہ ہوا اسے قتل کر دیا گیا۔

پھر ابرہہ دوسرا شخص جو تھا آپس میں ان کی لڑائی ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ ہم یہ فوج لے کر آئے ہیں آپس میں فوج اگر لڑے گی تو کچھ بچے گا نہیں ہمارا فیصلہ کرتے ہیں کہ آپس میں ہم لڑتے ہیں دونوں جو جس پر غالب آجائے گا باقی ساری فوج اس کے تابع ہو جائے گی، تو قتل وغارت ہمارے فوجیوں کے بیچ میں نہیں ہونی چاہیے ہمارا آپس کا فیصلہ ہم کر دیتے ہیں۔

ابرہہ اُس سے لڑتا ہے وہ ابرہہ کو منہ پر مارتا ہے تلوار کے وار کرتا ہے اور ناک کٹ جاتی ہے اور چہرے کا کچھ حصہ بھی کٹ جاتا ہے گر جاتا ہے، جب ابرہہ کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ابرہہ کا ایک غلام جو ہے اس کے پیچھے سے وار کر کے اس کو قتل کر دیتا ہے تو ابرہہ بچ جاتا ہے۔

پتہ چلتا ہے نجاشی کو کہ ابرہہ نے ایسا کام کیا ہے دھوکے سے قتل کیا ہے تو قسم کھاتا ہے نجاشی جو ہے کہ میں اپنا قدم یمن کی زمین (مٹی) پر رکھوں گا اور تمہاری جو ناصیہ ہے (پیشانی) یہ کاٹوں گا اور تمہیں قتل کروں گا؛ تو ابرہہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ ہونے والا ہے اس نے مٹی کو ایک برتن میں ڈالا اور اپنی پیشانی خود اپنے ہاتھ سے کاٹ کر ناصیہ کو کاٹ کر اس پر رکھ دیا اور نجاشی کو بھیج دیا کہ تم اپنی قسم پوری کرو اور اپنا پاؤں جو ہے اس کے اوپر رکھ دو میں نے مٹی بھی بھیجی ہے اور اپنی جو پیشانی ہے وہ بھی کاٹ کر بھیجی ہے کہ تمہاری قسم جو ہے وہ پوری ہو جائے۔

جب نجاشی نے یہ دیکھا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے تو اسے اس کی بات بڑی پسند آتی ہے کہ بھئی بڑا کمال کا بندہ ہے یہ! غلطی ہو گئی جو بھی ہو گئی ہے اسے معاف بھی کر دیتا ہے اور گورنر بھی بنا دیتا ہے یمن پر، تو ابرہہ نے نجاشی کو مزید خوش کرنے کے لیے اس بڑے چرچ کی تعمیر کی ہے۔ تو اصل قصہ یہ ہے اب یہاں سے اس قصے سے آگے چلتے کہ ہوا کیا ہے۔

ابرہہ نے دیکھا کہ اس بڑے چرچ کی طرف لوگ آتے نہیں ہیں اور کعبے کی طرف لوگ کھنچے چلے جاتے ہیں تو اس نے کوئی اقدام نہیں کیا کعبے کی طرف شاید وہ کسی چیز کے انتظار میں تھا؛ الغرض، تو لوگوں کو ابرہہ نے بلانا چاہا چرچ کی طرف کہ اس چرچ کی طرف آؤ اللہ کے گھر کعبے کو چھوڑ کر اس گھر کی طرف آؤ، کچھ تاجر آئے ہوئے تھے آپ کو پتہ ہے جیسے اگلی سورۃ میں آئے گا

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍۙ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِۚ۝۲﴾(قریش: 1-2) جو ذکر ہوا ہے یمن کی طرف تجارت کے لیے آتے تھے اور شام کی طرف جاتے تھے تو کچھ لوگ آئے ہوئے تھے بدو جو ہیں مکہ سے اور اس بڑی بلڈنگ کو دیکھا تو اس کی مختلف روایات آتی ہیں:

(ا) کسی نے کہا ہے ان میں سے ایک شخص کو غصہ آیا کہ اس نے اللہ کے گھر کے برابر کا گھر بنادیا اور لوگوں کو بلا بھی رہا ہے تو اس نے اس چرچ کے اندر جاکر گندگی کردی ہے، جہالت کا زمانہ تھا اس نے اس میں پاخانہ کردیا گندگی کردی اور اسے دیواروں پر بھی اس نے پھینک دیا غصے میں آکر اور چلا گیا۔

(۲) اور دوسری روایت یہ کہتی ہے یعنی یہ جو مفسرین کے اقوال ہیں مختلف کہ انہوں نے یعنی آگ جلائی ہوئی تھی سیکنے کے لیے تو ہوا تیز چلی اور آگ جاکر اُس دیوار کو لگ گئی چرچ کو آگ لگ گئی۔

الغرض وجہ جو بھی تھی کچھ غلط ہوا تو ابرہہ کو غصہ آیا اس نے قسم کھائی کہ میں کعبے کو توڑ کر رکھ دوں گا تباہ کردوں گا اینٹ سے اینٹ بجادوں گا چھوروں گا نہیں میں، اِن عرب جاہلوں کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ جو گھر میں نے تعمیر کیا ہے اسے توڑدیں! لشکر تیار کرتا ہے اور اس لشکر میں ہاتھی ہوتے ہیں (اور اُس زمانے میں ہاتھی اپنی سب سے بڑی طاقت سمجھی جاتی تھی جنگوں میں) ہاتھی لیے ایک لشکر تیار کیا اور مکہ کی طرف روانہ ہوگیا، ابرہہ کو پتہ تھا کہ راستے میں رکاوٹ ہوگی عرب آسانی سے جانے نہیں دیں گے کیونکہ ربّ کے گھر کی تعظیم کرتے ہیں دل سے کرتے ہیں اگرچہ شرک بھی کرتے تھے ابھی توحید کا نور وحی نازل نہیں ہوئی اور اسی سال میں (عام الفیل میں) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی (عام الفیل یعنی اُس زمانے کی بات ہورہی ہے) اور اسے عام الفیل کا ہاتھیوں کا سال کہا جاتا ہے عام الفیل اس لیے کہا جاتا ہے۔

تو اُس نے ترکیب سوچی (ابرہہ نے) کہ راستے میں اگر کوئی بھی رکاوٹ پیدا کرے گا تو قتل تو کروں گا میں لیکن کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑدوں گا جو میرے راہ گیر ثابت ہوں گے اور مجھے راستہ بھی دکھائیں گے (مکہ کی طرف راستہ کون سا جاتا ہے اسے پتہ نہیں تھا)، بالکل اس نے ایسا ہی کیا کچھ قبیلے ڈر گئے بیچ میں آئے نہیں اور جس نے تلوار اٹھائی ان کے خلاف جنگ ہوئی، ظاہر ہے ہاتھی تھے طاقت تھی غالب ہوگیا ابرہہ اور آگے چلتا گیا اور ان میں سے بعض لوگ جن کو اس نے زندہ چھوڑ دیا تھا وہ اس کے لیے راہ گیر بنے اور راستہ بتاتے رہے مکہ کی طرف پہنچ گیا۔

عبدالمطلب کو خبر ملی (دادا ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) کہ ابرہہ آرہا ہے اور پوری طاقت کے ساتھ آرہا ہے اور مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑنا (خاتمہ ہے)، عبدالمطلب ملاقات کرتا ہے جاکر ابرہہ سے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جو

تمہارا سب سے بڑا سردار ہے وہ آجائے وہ روکے گا تو میں چھوڑوں گا نہیں! اور اونٹ تھے عبد المطلب کے اُن پر قبضہ کر لیا ابرہہ نے؛ یہی طریقہ تھا کہ راستے میں جو بھی چیز ملے گی مال بھی ہے ہتھیا لے گا اور آگے بڑھتا جائے گا۔

توجب بات ہوئی عبد المطلب نے کہا کہ مجھے میرے اونٹ واپس کر دو؛ ابرہہ نے کہا کہ بڑے عجیب سے بندے ہو تمہارے ربّ کے گھر کو توڑنے آیا ہوں تمہیں اونٹوں کی پڑی ہے، میں نے یہ سمجھا ہے تم بڑے سمجھدار بندے ہو اپنی قوم کے سردار ہو تم یہ مجھے گزارش کروگے کہ میں تمہارے ربّ کے گھر کو نہ توڑوں تمہیں اونٹوں کی پڑی ہے دنیا کی فکر ہے تمہیں!

کہتا ہے: "بات ایسی نہیں ہے اونٹ میرے ہیں میں اپنے اونٹ مانگنے آیا ہوں، یہ گھر ربّ کا ہے وہ جانے اور تم جانو، ربّ اپنے گھر کی خود حفاظت کرے گا"۔

دیکھیں شرک تھا ربّ کو مانتے تھے یہ نہیں کہ ابو جہل ابو لہب وغیرہ اور عبد المطلب اور اس زمانے کے جو مشرکین تھے وہ ربّ کے وجود کے منکر نہیں تھے وہ مانتے تھے ربّ کو، اللہ تعالیٰ موجود ہے ربّ بھی مانتے تھے لیکن واحد سچا معبود نہیں مانتے تھے یہ بات تھی۔

کعبہ ہے اور ارد گرد بُت ہی بُت تین سو ساٹھ (360) بُت! ذرا غور کریں کعبہ کو دیکھیں ابھی جو کعبہ ہے ایک نہیں دو نہیں دَس نہیں تین سو ساٹھ (360) بُت کتنی تعداد ہے اور کس طریقے سے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے! (نعوذ باللہ)۔

توابرہہ کو مزید تکبر ہوا آگے بڑھا، جب کعبہ کی طرف آگے بڑھا تو جو سب سے بڑا ہاتھی تھا نا آگے جانے سے انکار کر دیا! دیکھیں اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے موقع دیتا ہے توبہ کرنے کا اللہ تعالیٰ چاہتا تو جب اس نے یہ سوچا تھا ارادہ کیا تھا فوراً اسے وہیں پر ختم کر دیتا کن فیکون ہے نا، لیکن نہیں موقع دیا اسے، یمن سے نکلا پورا سفر کیا یمن سے مکہ تک سفر کیا آخری وقت میں سب سے بڑی طاقت ہے جو اس کے پاس تھی اس نے انکار کر دیا، جب کعبہ کی طرف رُخ کرتا تھا اُس کا تو رُک جاتا تھا یمن کی طرف واپس رُخ کرتا تو دوڑ جاتا تھا (دوڑتا تھا چلتا نہیں تھا تیزی سے!)۔

پھر بھی اسے عقل نہ آئی پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی ہاتھی نے قدم نہیں بڑھایا، یہی معاملہ چل رہا تھا کہ اچانک آسمان پر چھوٹے چھوٹے پرندے آئے "ابابیل"، کثرت تعداد تھی آسمان پر چھوٹے چھوٹے پرندے تھے، غور کریں ہاتھی اس وقت سب سے بڑی طاقت، ابابیل چھوٹا سا پرندہ ہے جس کے ہاتھ نہیں ہیں کوئی بڑا اسلحہ بھی نہیں تھا اٹھانے کے لیے لیکن ہر پرندے نے چھوٹے سے پتھر اٹھائے ہوئے تھے اور پتھر بھی جو گوندھی ہوئی مٹی ہوتی ہے نا پانی سے اسے چھوٹا سا گولا بنا دیتے ہیں سخت ہو جاتی ہے، یعنی کسی پہاڑ کا تراشا ہوا کوئی سخت پتھر نہیں تھا جیسے کہتے ہیں، کنکر جیسے کنکر ہوتے ہیں نا سخت ویسا نہیں تھا مٹی تھی

لیکن مٹی کو جب سخت کیا جاتا ہے وہ مٹی تھی، پرندوں نے آسمان سے یہ پتھر گرائے بس، یعنی پتھر جو تھے اُن کو چھوڑ دیا گریوٹی (Gravity) سے پتھر نیچے آیا زمین پر (اس نے کس طاقت سے مارنا تھا پتھر کو پرندے نے کیا مارنا ہے پرندے نے پتھر اٹھانے تھے بس) وہ پتھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جا کر لگے ابرہہ اور اس کے پورے لشکر کو لگے اور ایسے زور سے وہ پتھر لگے گولی سے بھی زیادہ تیز!

دیکھیں آج کل جو اسلحہ ہے نا بڑی ٹیکنالوجی اگر گولی سر پر لگے اور دور سے لگے یعنی آسمان پر پرندے تھے زمین پر نہیں تھے تو وہ جسم میں جا کر رُک جاتے کہیں نہ کہیں، یہ ایسے پتھر تھے جو سَر پر لگتے تھے اور پیچھے دُبر سے نکل جاتے تھے جسم کے پار آر پار! یہ نہیں کہ یہاں چھاتی سے لگا پیچھے سے نکل گیا!

اب دیکھیں یہ جو وڈتھ (Width) ہے نا سینے والی اور پیچھے یہ چوڑائی چھوٹی سی ہے زیادہ نہیں ہے لیکن سَر سے لے کر دُبر تک جو پورا حصہ ہے یہ اس کی چوڑائی کتنی ہے؟ سبحان اللہ؛ وہ پتھر تیزی سے آسمان سے گرتا سَر پر لگتا دُبر سے نکل جاتا اور جسم کے جس حصے کو لگتا اس سے پار ہو جاتا! یعنی ان چھوٹے سے پتھروں نے جنہیں ان چھوٹے سے پرندوں نے پھینکا اس نے پورے لشکر کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے!

اللہ تعالیٰ نے اس قصے کو کیسے بیان فرمایا ہے آیئے دیکھتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ﴾: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے کیا سلوک کیا ہاتھی والوں کے ساتھ؟ ہاتھی والے کون ہیں؟ ابرہہ اور اس کا لشکر جو ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھا نہیں پتہ نہیں تھا کیا ہو رہا ہے، خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ ہمیں خبر کہاں سے ملی ہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی ہے اس ذریعے سے ہمیں پتہ چلا ہے۔

﴿اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ﴾: کیا ان کا داؤ، ان کے جو حیلے تھے جو حربے تھے جو اپنے ساتھ لے کر آئے تھے کیا وہ سب گمراہی میں بے کار نہیں ہو گئے۔

سب بے کار ہو گیا جو بھی طاقت تھی جو بھی حیلے تھے، سب سے بڑی طاقت اپنے زمانے کی اپنے وقت کی لے کر آئے تھے سب تباہ ہو گئے!

تباہ کیسے ہوا؟﴿ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴾:ان پر ابابیل پرندے بھیجے جھنڈ در جھنڈ چھوٹے سے پرندے۔

یہ پرندے کیا کرتے تھے؟﴿ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴾:وہ ان پر کنکریاں پھینکتے تھے یا سجیل کے پتھر پھینکتے تھے جنہیں سنگ گِل بھی کہتے ہیں صرف یہ پتھر پھینکے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ دو پرندوں کے جو پاؤں ہیں اُن میں تھے اور ایک چونچ میں تھا، یہ تین پتھر ہر پرندہ لے کر آیا تھا وہ اوپر سے چھوڑ دیتا تھا پھینک دیتا تھا۔

نتیجہ کیا نکلا؟﴿ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴾:پس ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔

دیکھا ہے جب بھیڑ بکریاں جو ہیں ڈربے میں گھاس وغیرہ کھاتی ہیں؟ کھاتی بھی ہیں اور جو ضائع ہوتا ہے اسے روند بھی دیتی ہیں اپنے پاؤں سے! دیکھا ہے ڈربے میں کبھی کہ نہیں دیکھا کیسے گھاس پھوس بکھرا ہوتا ہے؟! یہ لشکر ایسے ہلاک ہوا بکھر کر ٹکڑے ٹکڑے پڑے تھے زمین پر پورے لشکر کے! (سبحان اللہ)۔

سب سے بڑی طاقت اپنے زمانے کی اُس وقت تباہ ہو گئی ہلاک ہو گئی! ہلاک کس نے کیا؟ جس کے پاس کوئی طاقت ہی نہیں ہے کوئی زور نہیں ہے کوئی حیلہ نہیں ہے!

ہاتھی کا یا پرندے کا ہاتھی سے ہے تناسب کوئی ہے مقابلہ؟! کوئی مقابلہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب سے کمزور بھی طاقتور ہو جاتا ہے غالب آ جاتا ہے سب سے بڑے طاقتور پر جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی جب حفاظت کرتا ہے اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے تو کوئی نقصان پہنچا بھی نہیں سکتا یاد رکھیں!

آج بھی لوگ کہتے ہیں کہ اہل کفر کے پاس جدید اسلحہ ہے اُن کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اُن کے پاس جہاز ہیں سَب میرینز (Submarines) ہیں پتہ نہیں کیا کچھ نہیں ہے اُن کے پاس، ہمارے پاس کیا ہے ہم کیسے مقابلہ کریں گے؟!

ہمارے پاس ایک چیز بنیادی جو ہونی چاہیے ہر دشمن کے مقابلے کے لیے دوسری چیز اُس کے بعد کی ہے ثانوی چیز ہے، اگر پہلی چیز نہیں ہے تو دوسری جتنی بھی طاقتور ہو اگر کافر کے برابر کی بھی ہے تو پھر بھی کام نہیں آئے گی، جو اصل بنیادی چیز ہے وہ ہے ایمان، ایمان کی طاقت ہے توحید اور سنت کی طاقت ہے، صحیح منہج پر اگر مسلمان قائم ہو جائے واللہ کوئی بھی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، اصل ایمان ہے۔

اور پھر اس کے ساتھ ساتھ جو دنیاوی طاقت ہے مقابلہ کرنے کے لیے اس کی بھی ضرورت ہے یہ نہیں کہ ہم یہ کریں کہ مسلمان اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں اور کچن کی چھریاں لے لیں یا خالی ہاتھ جا کر مقابلہ کریں کافروں کا کہ بس ایمان سے لڑتے رہیں ! یہ کس نے کہا ہے ؟ ! ہم یہ کہتے ہیں کہ ایمان اساس ہے توحید اور سنت مضبوط کریں اپنی زندگی میں اور پھر کافر کا مقابلہ کر کے دیکھیں۔

آج مسلمان کیوں ذلیل اور کمزور ہے ؟ کیونکہ ایمان کمزور ہے یہی ذلت کی اصل وجہ ہے، شرک بدعات اور خرافات عام ہیں ہمارے معاشرے میں (إلّا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)، ہم مقابلہ اپنی خواہش نفس کا نہیں کر پا رہے اصل جنگ ہمارے اپنی خواہش نفس کے خلاف ہے، اپنے معاشرے سے شرک بدعات اور خرافات ختم کرنے کے لیے علم کی روشنی میں دلیل کی روشنی میں یہ اصل مقابلہ ہے کہ مسلمان راہ راست پر آجائے۔

کثرت تعداد حق کا معیار کبھی نہیں رہی اور نہ ہی غلبے کا معیار رہی ہے اصل معیار توحید اور سنت ہے ایمان ہے۔

اور دوسری بات یہ دیکھیں کہ عرب ہمیشہ جرأت مند ہوتے ہیں بہادر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کی حفاظت کیوں نہیں کی جان قربان کر دیتے قتل ہو جاتے ؟ !

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی نہیں اُنہیں ! توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے شرک کرتے تھے الگ بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو مانتے بھی تو تھے !

اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا کہ یہ مشرکین قریش جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی حفاظت کے لیے اُن میں سے کوئی ایک شخص بھی تلوار اُٹھا کر قتل ہو جائے ربّ کے گھر کی حفاظت کے لیے تاکہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کا نور لے کر اپنی قوم کی طرف آئیں اور اُن کے خلاف جب وہ بات نہ مانیں تلوار اُٹھائیں تو ان میں سے کوئی شخص یہ احسان نہ جتلائے کہ ابرہہ سے ہم نے اس گھر کو بچایا ہے ہم نے حفاظت کی تھی (حکمت ہے احکم الحاکمین کی سبحان اللہ)۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے دلوں کے چھپے ہوئے رازوں کو بھی خوب جانتا ہے ؛ فتح مکہ کے موقع پر مشرکین قریش کھڑے ہوئے تھے اُن میں سے جو اسلام میں داخل نہیں ہوئے سب کے سَر جھکے ہوئے تھے کسی کی جرأت نہیں تھی سَر اُٹھا کر ایک مرتبہ کہتا کہ اس گھر کی کسی دن ہم نے بھی حفاظت کی تھی ! کسی کو جرأت ہوئی ؟ ! کیونکہ اس قابل ہی نہ تھے وہ !

اور پھر تیسری بات کہ اس گھر کی تعظیم ابھی ہونی ہے جیسا کہ تعظیم کرنے کا حق ہے ابھی تعظیم نہیں ہوئی شرک تھا، ابھی توحید کا آغاز ہونے والا ہے دعوۃ التوحید ابھی زندہ ہونے والی ہے، اس وقت کوئی دعوت توحید نہیں تھی، اُس وقت کچھ نہیں تھا۔

یاد رکھیں اس قاعدے کو:

(۱) کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی عظمت توحید سے جڑی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کا وجود بھی توحید سے جڑا ہوا ہے۔

(۲) توحید اور سنت موجود ہے اللہ کا گھر موجود ہے توحید نہیں ہے تو اللہ کا گھر باقی نہیں رہے گا۔

(۳) قرآن مجید کا وجود اسی توحید سے جڑا ہوا ہے۔

یہ پوری دنیا توحید سے جڑی ہوئی ہے جس دن توحید اس دنیا میں نہیں رہے گی نہ یہ کعبہ رہے گا، نہ یہ قرآن رہے گا، نہ یہ دنیا رہے گی!

دیکھا ہے توحید کی اہمیت کیا ہے فضیلت کیا ہے؟! ہماری زندگیوں میں دلوں میں توحید کی کیا قدر و قیمت ہے کیا ہم نے کبھی سوچا ہے؟! ہماری نظروں میں توحید کی کیا حیثیت ہے؟!

ربّ کے ہاں توحید کی یہ قدر و قیمت ہے اس لیے ہمیں اس سورۃ سے یہ سبق لینا چاہیے کہ اپنی زندگی میں توحید کو مضبوط کرنا ہے، ہر مسلمان اپنے ربّ کے گھر کا محافظ ہے جب وہ توحید پر عمل کرنے والا ہوتا ہے موحد ہوتا ہے۔

جو شرک کرنے والے ہیں وہ اپنے ربّ کے گھر کے سب سے بڑے دشمن ہیں کیونکہ وقت آنے والا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ حبشہ سے ایک شخص نکلے گا حبشی جو کعبہ کو توڑ کر رکھ دے گا اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔

کعبہ وجود سے مٹ جائے گا کعبہ نہیں رہے گا یہ ختم ہو جائے گا یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے!

میرے بھائی تعظیم قریش بھی کیا کرتے تھے لیکن شرک تھا، ربّ نے اپنے گھر کی حفاظت کی ہے اسی توحید کے لیے، توحید کا آغاز ہوا اور بُتوں کو توڑا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ کے پاک گھر کو بُتوں سے پاک کیا، اُس کی پاکیزگی کو جو پامال ہو چکی تھی مشرکین نے کر دی تھی اُس پاکیزگی کو واپس لائے اور بُتوں کو توڑ دیا۔

اس لیے اللہ تعالی کے گھر کی عظمت توحید سے جڑی ہوئی ہے آج کے درس میں اگر یہ بھی پیغام ہمیں مل جائے تو واللہ یہی کافی ہے ہمارے لیے کہ مسلمان کی عزت اللہ تعالی کے گھر کی تعظیم توحید سے جڑی ہوئی ہے۔

ہم ہمیشہ یہ کہتے رہتے ہیں کہ ہم ربّ سے ڈرنے والے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں، اللہ کے گھر کی تعظیم کرنے والے ہیں قرآن مجید کو اپنے سینے سے لگانے والے ہیں لیکن کبھی یہ سوچا ہے کہ قرآن مجید کا اصل پیغام کیا ہے، ربّ کے گھر کی تعظیم کیسے ہوتی ہے، اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دعوت لے کر آئے ہیں جو سب رسولوں کی دعوت تھی، اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر حق کیا ہے کبھی سوچا ہے ؟!

سب کا جواب کیا ہے؟ ایک ہی جواب ہے کیا ہے؟

توحید ہی ہے "توحید عبادت"؛ مسلمان اگر اس حقیقت سے غافل رہیں گے تو واللہ زندگی میں کوئی خیر باقی نہیں رہے گا!

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی منہج سلف صالحین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالی ہماری زندگی میں توحید کو عام کردے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، شرک بدعات اور خرافات سے اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذرّیت کو اور سب مسلمانوں کو دور فرمائے محفوظ فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (105: سورۃالفیل کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کردیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio